منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد - توریت بلا تورپہ انجیل بتحبیل - گویان صفت و سیرت ہر دو رسولند

نمبر ۱۶ مطبوعہ ۳۰ جنوری ۱۸۸۷ء

اشتہار ہفتہ وار خبار عشرہ وار ہ تردید مذاہب عیسوی ہیتایی قیمت سالانہ بحساب ۱۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی جاتی

قبول اسلام

احمد آباد سے طالب علم محمد حسین لکھتے ہین کہ مسمی ہلو قوم نجار ساکن ہیرال علاقہ گجرات نے بشوق خود جمعہ کے روز ضلالت کفر سے نکلکر اسلام قبول کیا اور **سیان محمد** خوندجی عرف پٹے والے نے کلمہ تلقین کیا اور نام عبدالرحیم رکہا گیا اور پیر بہائی جراح نے ہر طرح کی امداد سے دریغ نہین کیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مظہر لطف عمیم جناب محمد شریف صاحب زاد لطفہ السلام علیکم - مدعا یہ ہے کہ راقم نے اکثر مضامین تردید عقائد نصاری مین قلمبند کر کے خدمت والا مین ارسال کئے اور آپنے بنظر خیر خواہی دین نبوی اپنے اخبار والا شان مین درج فرماکر ہمارے کو مرہون منت فرمایا منجملہ اونکی بعض بعض مضامین مین حضرات پوادرے سے درخواست جواب بھی کی گئی لیکن اسوقت تک کسی مضمون کا جواب از جانب مسیحیان طبع ہوکر مشتہر نہوا اور نہ ہماری نگاہ سے گذرا - قبل ازین مضمون **شمشیر انتقام** خدمت اقدس مین ابلاغ کر چکا ہون امید کہ ملاحظہ عالی سے گذرا ہوگا یقین کرتا ہون کہ اوسکی طبع بھی آپنے شروع فرمائی ہوگی بالفعل مضمون موسوم بہ **ابطال عقاید دین عیسوی** باین امید تحریر کیا گیا کہ حضرات پوادرے اپنے عقاید اصولہ کو مطالعہ فرماکر میزان عقل مین سانتہ عقاید اسلام کے وزن کرین جسکو گران سمجہین قبول کرین تاکہ نجات ابدی پاوین

اللھم امین نمبین

ابطال عقائد دین عیسوی

واضح ہو کہ حضرات پولوسی رہنمائے تثلیث پرستان
کے اصل عقیدہ موضوعہ بھی تین ہی ہین جنپر بنیاد دین عیسوی
مروجہ حال کی ہی **عقیدۂ اولی** انجیل موجودہ مروجہ
حال کو منزل من اللہ سمجھنا **عقیدہ ثانی** تثلیث
کو حق جاننا **عقیدۂ ثالث** کفارۂ مسیح پر ایمان
لانا۔ اکثر پیچران کانی گشت اور شتربان یورپین
عقاید مذکورہ کو رد بر اہل اسلام بیان کرتے ہین اور
بشرح وبسط تصریح کرکے اسلام پر مونہہ آتے ہین۔
لہذا پر ضرور ہے کہ کچھہ کیفیت عقاید متذکرہ معرض تحریر
مین لاکر عیسائیون کو ہدایتاً متنبہ کیا جاوے۔ **واضح**
ہو کہ اہل اسلام توجہ اوس مضمون پر کرتے ہین جبکہ دلائل اوسکے
مستند ہون اور اگر بلا سند دلیل کو پاتے ہین تو اوسکو
گوز شتر خیال کرکے محض بے معنی اور بازاریونکی گپ
اور زٹل سمجھکر لائق خطاب نہین سمجھتے۔ نظر برین
عیسائیون کو واجب ہی کہ اولا پادریون کی تعلیم پر
تکیہ نکرین بلکہ بطور خود اسورات متعلقہ عقاید بالا کی
تحقیق کرین بعدہ ایمان لاوین اگر بلا تحقیقات عقائد
کو حق فرض کرلیا تو کمال نادانی ہے کیونکہ اگر اسنے
بلا تحقیقات عقاید کو فرض کرلیا ہی تو مثل اندہے کے
ہے اور جبکہ یہہ اندہا ہے دوسرے کا رہبر نہین ہوسکتا
اگر ہوگا تو بموجب قول مسیح اندہے اندہون کو راہ
دکہلانے والے ہین پہر اگر اندہا اندہے کو راہ دیکہاوے
تو دونون گڈہے مین گرینگے متی ۱۵-۱۴-۱۵ ہم دیکہتے
ہین تو جملہ پیچران وعلماے عیسویہ نے بلا تحقیق ایک
ایسا عقیدہ مقرر کرلیا ہے کہ جسکی وجہ سے خود تو اندہے

ہین دوسرے کو بھی جو اُنکے قول کا ماننے والا ہو ہمراہ
لیکر اوس گڈہے مین گرینگے جو آگ سے بہرا ہوا شعل
تنور کے سوزان ہوگا جہان دانت پیسنا اور رونا ہوگا
معاذ اللہ منہا اور بانی اسلام نے دین مین وہ سعی
بلیغ فرمائی ہے کہ اسلام کو جمیع مذاہب باطلہ سے اسطرح
علیحدہ کرکے پاک وصاف کیا ہے جیسے کواکب مین آفتاب
اگر ہم اوس سعی کی تصریح کرین تو اوسکے واسطے ایک دفتر
کلان کی ضرورت ہو لہذا مختصر اگذارش کیا جاتا ہے کہ
اہل اسلام کا بہ نسبت انجیل کے یہہ عقیدہ ہی کہ ایک کتاب جسکا
نام انجیل ہے مسیح کو از جانب خداوند عالم عنایت ہوئی
جسکی خبر قرآن مجید کی اس آیت مین بطور شاہد موجود ہے
وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ الخ
سورہ مائدہ رکوع ۶ علی ہذا نسبت زبور کے بھی قرآن
پاک مین شہادت موجود ہے وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا
سورہ نساء رکوع ۲۲ بلکہ اسیطرح کتاب موسی کی
بھی قرآن شریف مین نص موجود ہی وَلَقَدْ آتَيْنَا
مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ سورہ ہود رکوع
۲۰ علاوہ ازین اہل اسلام جمیع انبیاء اور کتب سماویہ پر اعتقاد
رکہتے ہین جسکی سند قرآن کی اس آیت سے واضح
دیکہو سورہ بقر رکوع ۱۶ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ
إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ
وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝

جبکہ اہل اسلام کو شاہد صادق کی شہادت پہونچگئی کہ جو
کتاب جسکی ہے اوسیکو دیگئی اور قول مسیح جو درج قرآن
ہے دیکھو سورہ مریم قال انی عبد اللہ اٰتانی الکتاب
وجعلنی نبیا اور بائبل سے بھی ثابت ہے جسپر عیسائیون
کا عقیدہ ہے کہ جو کتاب جسنبی کی ہے وہ وہی شخص کے نام سے
موسوم ہے جیساکہ امثال سلیمان و سموایل و عزرا و یسعیا و ایوب
و یسعیا و یرمیاہ و حزقیل و دانی ایل و ہوسیع و یوئیل و عاموس
و عبدیاہ و یونہ و نحوم و حبقوق و صفنیاہ و حجی و زکریاہ و ملاکی وغیرہم تو ہم
صرف اناجیل موجودہ کو جو بنام متی و مرقس و لوقا و
یوحنا کے ہین عبارت موسوم ہین - متی کی انجیل مرقس
کی انجیل لوقا کی انجیل یوحنا کی انجیل - پس کسطرح ہم
تسلیم کرین کہ یہہ مسیح کی انجیل ہے دوسرا امر یہہ ہے
انجیل کے معنے بقول مسیحیان حسب لغت عبرانی خوشخبری کے
ہین لہذا معنی متی کے انجیل و باقی ہر سہ انجیل کے بموجب
قاعدہ یہہ ہوے کہ متی کی خوشخبری و مرقس و لوقا
و یوحنا کی خوشخبری نہ یہہ کہ مسیح کی خوشخبری - تیسرے
وجود اناجیل مروجہ کا زمانہ مسیح مین مطلق ثابت نہین
ہوتا پس کسطرح انجیل مسیح اور منزل من اللہ سمجھا جاوے
بلکہ تواریخ انجیل اور تفاسیر اور نیز مضامین اناجیل سے
ثابت ہے کہ بعد صعود مسیح عرصہ دراز کے بعد متی نے
اپنی انجیل کو واسطے عبرانی عیسائیون کے زبان
عبرانی مین لکہا دیکھو مفتاح الکتاب طبع ۱۸۵۶ء کا
صفحہ ۲۲۰ اور سنہ تصنیف ۳۸ لکہے ہین جبکہ اول انجیل
کے سنہ تصنیف ۳۸ ثابت ہین تو باقی اناجیل کا تو
بالمحالہ بعد سنہ ۳۸ کی تحریر ہونا ثابت ہوگیا کیونکہ بقول

علماء نصاریٰ تینون انجیل کا ماخذ یہی انجیل متی ہے
اور جس حال مین کہ انجیل اول کا وجود زمانہ مسیح مین معدوم
تو باقیون کا ثبات کرنا عقل سلیم اس امر کو قبول کرتی ہے
کہ یہہ وہ انجیل جو مسیح کو دی گئی تھی ہرگز نہین
کہ جسطرح توریت و زبور و جمیع صحایف انبیا علیہم السلام
جو فرزندان والاشان درگاہ رب جلیل القدر سے ہر ایک نبی
کو اوسکی حیات و موجودگی مین اوسکے پاس پہونچے تو انجیل
کا پہونچنا بھی عہد مسیح مین ضرور ہے اور یہہ انجیل موجودہ جو
بعد مسیح تحریر ہوی جو بطور تواریخ کے ہے جیساکہ کتاب
خطوط ہندوستانی جو ابون کے صفحہ ۴۷ و ۴۸ مین جو پادری
صاحبون نے طبع کرایا ہے تحریر ہے کہ تواریخ یا قصہ ہے
چوتھے نامہ کو مکتوب منہ یا س مکتوب الیہ کے بھیجا کرتا
ہے جس حال مین کہ مکتوب الیہ مکتوب منہ کی داہنے ہاتھ بیٹھا
ہے جیساکہ مرقس ۱۶ - ۱۹ مین ہے برین بنا ترسیل نامہ غلط
پس ثابت ہوا کہ یہہ انجیل موجودہ جو اوسی نام سے موسوم
کر لی ہے حقیقت مین جعلی و مصنوعی ہی عیسائیونکو
لازم ہی کہ جبتک وجود انجیل مصنوعہ موجودہ کا زمانہ
مسیح مین ثابت نکرین اوسوقت تک انجیل موجودہ کا
کلام خدا ہونا زبان پر نہ لاوین اور نہ اہل اسلام سے
اسکی تصدیق چاہین اور خیال رہے کہ بعد اثبات
کلام خدا تحریف مین گفتگو کیجاویگی بطور حفظ ماتقدم
تحریر کرتا ہون کہ اگر کوئی عیسائی اسکے جواب مین یہہ
تحریر کرے کہ وہ انجیل جو مسیح پر نازل ہوی اگر تمہارے
پاس ہو تو تم پیش کرو تو جواب اسکا یہہ ہے کہ زمانہ
جناب محمد رسول اللہ کو اول وہی زمانہ ثابت کردو

بعدہ سوال کرو کیونکہ جبتک ہم لوگونکا ہونا اُس
وقت مین ثابت نہوا اسوقت تک یہہ سوال ناقص و
دلیل جہالت ہم کہتے ہین کہ جسطرح تمنے لاوقیون کا
خط جسکا ذکر کلسیون کے ۴-۱۶ مین ہے اور قرنتیونکا
تیسرا نامہ جسکا ذکر قرنتی اول کے ۵-۹ مین ہے
اسیطرح اوس انجیل کو جو زمانہ مسیح مین تھی عیسائیون
نے اپنے مدعا کی خلاف سمجھکر معدوم کر دیا۔ اگر ہم اہل
اسلام سے اوسکی طلب ہے تو اول عیسائی اون کتابون کو
جنکا ذکر عہد عتیق کی کتب مین اوسوقت تک موجود ہے
پیش کرین دیکھو کتاب خروج ۲۴-۷ و گنتی ۲۱-
۱۴ و یشوع ۱۰-۱۳ و تواریخ دوم ۲۰-۳۴-۳ و
سلاطین اول ۱۱-۴۱ و ۴-۳۲ و تواریخ اول ۲۹
و تواریخ دوم ۱۲-۱۵ و ۹-۲۹ و ۳۵-۲۵ -
ورنہ انجیل موجودہ کے مصنوعی ہونے کا اقرار کرین
اور حجت بیجا سے باز آوین **عقیدۂ ثالثے**
تثلیث کو حق جاننا واضح ہو کہ تکذیب اوسکی قرآن
پاک مین موجود ہے دیکھو سورہ نساء **انما**
المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ و
کلمتہ القٰہا الی مریم و روح منہ فآمنوا
باللہ و رسولہ ولا تقولوا ثلثۃ اور سورۂ
مائدہ مین قول مسیح جو آپنے تابعین کو تعلیم فرمایا موجود
ہے **وقال المسیح یٰبنی اسرائیل اعبدوا اللہ**
ربی و ربکم انہ من یشرک باللہ فقد
حرم اللہ علیہ الجنۃ و ماوٰہ النار و ما
للظٰلمین من انصار **لقد کفر الذین**

قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ و ما من الٰہ الا
الٰہ واحد - علاوہ ازین تمام عہد عتیق و جدید
آیات توحید سے پر ہے تثلیث کا کہین وجود نہین
اور نہ کسی نبی نے تثلیث کی تعلیم کی اور نہ جناب
مسیح نے کہا کہ خدا تین ہین بلکہ جب ارشاد فرمایا تو
یہی ارشاد فرمایا کہ خدا ایک ہی جیسا کہ انجیل سے
ثابت ہے (اوس نے اوسے کہا تو کیون مجھے نیک
کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا اگر تو
زندگی مین داخل ہوا چاہتا ہے تو حکمونپر عمل کر
دیکھو متی ۱۹-۱۷) یہہ تعلیم مسیح تھی اور دوسرے
جگہہ انجیل یوحنا مین قول مسیح ہے (اور ہمیشہ کی
زندگی یہہ ہے کہ وے مجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع
مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین دیکھو ۱۷-۳)
اور متی ۴-۱۰ مین قول مسیح ہے (تب یسوع نے
اوسے کہا کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے
کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اوس اکیلے
کی بندگی کر) اور عبارت نامۂ اول یوحنا ۵
۷- وہ کوجو مشرکین تثلیث پرست اپنے عقیدہ
کی دلیل سمجھتے ہین وہ محض الحاقی اور بے بنیاد
ہے دیکھو اختتام دینی مباحثہ فاندر جسمین تحریر
ہے کہ تین ہین (جو آسمان پر گواہی دیتے ہین
باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک
ہین اور تین ہین) جو زمین پر گواہی دیتے ہین الخ
اب گر لیساج اور شولز اون باتون کو جو طبقہ
مین ہین الحاقی جانتے ہین صفحہ ۵۵ و ۵۶ اور سنہ ۱۸۷۶ع

مین پادری میتھر نے جو بائبل کہ مرزاپور مین طبع کرائی
اوسکے حاشیہ پر نامہ مذکور کے مقام متذکرہ کے
یہ جملہ تحریر کیا ہے کہ یہ الفاظ کسی قدیم نسخہ مین نہ پائے
نہین جاتے۔ اندرین صورت کسطرح ہوسکتا ہے
کہ جو عقیدہ علمائے نصاریٰ کا بابت تثلیث کے بالبین الفاظ ظاہر
صحیح ہو اب غیر محدود۔ ابن غیر محدود۔ اور روح القدس
غیر محدود۔ اور اب ازلی اور ابن ازلی اور روح القدس
ازلی۔ نہ اسطرح کہ غیر محدود تین ہون اور ازلی تین
ہون بلکہ غیر محدود ایک ہی اور ازلی ایک ہی۔ اور اب
قدرت والا ہی اور ابن قدرت والا اور روح القدس
قدرت والا۔ نہ اسطرح کہ قدرت والے تین ہون بلکہ
قدرت والا ایک ہے اور اب خدا اور ابن خدا اور
روح القدس خدا۔ نہ اسطرح کہ تین خدا ہون بلکہ اب
خدا ہے۔ اور اب رب اور ابن رب اور روح القدس
رب۔ نہ اسطرح کہ رب تین ہون بلکہ رب ایک ہی۔ اور
ہم جسطرح اعتقاد رکھتے ہین کہ ہر ایک انہین کا خدا ہے۔
اسیطرح باجماع مذہب تین خدا نہین کہتے کیونکہ اب غیر مخلوق
و خلقت مین کسی سے صادر نہین ہوا اور ابن فقط اب سے
صادر ہوا نہ عملاً بلکہ ولادتاً۔ اور روح القدس اب
اور ابن سے صادر ہوا نہ عملاً اور خلقتاً بلکہ ولادتاً پس اب
ایک ہی نہ تین اور ابن ایک ہی نہ تین اور روح القدس
ایک ہی نہ تین اور ان تینون مین کوئی پہلے اور پیچھے
اور بڑا اور چھوٹا نہین بلکہ تینون ازلی اور متماثل
ہونے مین موافقت رکھتے ہین پس توحید تثلیث مین
اور تثلیث توحید مین پوجی جاتی ہے) مجملاً جواب اس

کل عبارت مہملہ کا یہ ہے کہ یہ دیوانون کی بات ہے
کہ خود ہی اقرار کرتے ہین اور خود ہی انکار جبکہ دونون قول
مین تعارض ہے تو اذا تعارضا تساقطا اگر اخیر قول
ہے مگر ہم مثال کہتے ہین جس سے واضح ہوجاویگا کہ انکار بمنزلہ اقرار
ہے **مثال** ایک رئیس کی مجلس مین کوئی شخص انسلیجنس
کہ وہ ہر ایک کو جو حاضرین مجلس سے تھے پہچانتا تھا جبکہ اوس
رئیس کی مجلس مین باریاب ہوا تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ
انکے پہلو مین بیٹھا ہے دریافت کیا کہ جناب عالی یہ صاحب جو آپکے
پہلو مین بیٹھے ہین انکی تعریف ارشاد فرمائیے۔ اب جناب
رئیس صاحب کیا عمدہ طور سے تعریف بیان فرماتے ہین کہ
ان صاحب کی یہ تعریف ہے کہ یہ میری خوشدامن کی دختر کے
برادر حقیقی ہین۔ اب صاحبان ذی فہم خیال فرماوین کہ
جسطرح لفظ سالا کی رئیس کے اس کہنے سے نفی نہین ہوئی
اسطرح اب کے ساتھ ابن اور روح ملاکر لفظ توحید کے کہنے
سے تثلیث کی نفی نہین ہوسکتی اور جب تک تثلیث کی نفی
نہو توحید حقیقی کا اثبات غیر ممکن اور جبکہ اثبات توحید غیر ممکن
ہوا تو قول علمائے نصاریٰ مثل اوس رئیس کے ہے جسکا اعتبار نامہ
اعتبار سے ساقط۔

اب ہر نمبر کے مضمون کی تردید بالتصریح کیجاتی ہے تاکہ اہل تثلیث
پر کیفیت تثلیث واضح ہوجاوے کہ بموجب براہین قطعیہ عقیدہ
تثلیث باطل اور مایہ اعتبار سے ساقط ہے نمبر ۱ مین ہے
کہ اب خدا ابن خدا روح القدس خدا نہ اسطرح کہ تین
خدا ہون بلکہ ایک خدا ہی **اقول** جبکہ تعدد اب اور ابن
اور روح القدس مین قول قائل سے ثابت ہی تو
تین اضداد کا ایک اتحاد کہنا حماقت ہی البتہ اثبات توحید

اوس حالمین مگر ہے کہ تعدد کا اثبات نفی ہوجاوے اور تثلیث
سے تعدد کا نفی ہونا محال ہے کیونکہ جبتک تعدد موجود رہیگا
توحید مفقود رہیگی ۔ اقول ۔ اب رہا اور ابن رب اور روح
القدس رب لہذا حسب حالمین کہ نبیون کے نام کے
ساتھ لفظ رب معہود ہے ۔ تو سوال یہ ہے کہ تینون رب عالم
ہین یا ایک اگر تینون ہین تو واسطے اثبات دعوی کے آیت
توریت کی پیش کرو جس سے ثابت ہو کہ ہر ایک رب عالم ہے ورنہ
دعوی بلا دلیل قابل توجہ نہین دوم ابن کا اور روح القدس کا
رب کون ہے اور جبکہ تینون رب عالم ہون تو یہ خدا عظیم
واقع ہوگا کہ کیا صفت ربوبیت اب مین نقص واقع ہوا جو محتاج
ربوبیت ابن روح القدس کا ہوا معاذ اللہ ۔ اب عمل و خلقت
مین کیسی ہے صادر نہین ہوا ۔ اقول لاریب یہی عقیدہ
اہل اسلام ہے یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ کو قدیم و ازلی کہتے ہین ۔
اور ابن فقط اب سے صادر ہوا عملا بلکہ ولادتا ۔ اقول یہی
دلیل اب کی علیت اور ابن کی غیریت کی ہے کیونکہ اب مصدر
ابن کا ہے ولادتا دلیل اسکی قول قائل مین لفظ ولادتا موجود ہے اور
ولد خاص وہی ہے جو نطفہ پدر سے پیدا ہو یعنی اب کا نطفہ رحم مادر مین
قرار پاکے اور ایام معینہ تک جنین بنکر رہے اور جا مخصوص سے
تولد ہو ۔ واضح ہو کہ معنی عملا صفت ولادتا سے خارج ہے اب
سوال یہ ہے کہ خدا نے مجسم ہوکر وہ فعل اوسوقت کہ جب ابن ولادتا
صادر ہوا کونسے عبودیت سے کیا تھا جو ابن ولادتا صادر کو مصدر
کرتا ۔ عمدہ ہے تمہارا درست ہے ۔ روح القدس اب اور ابن سے
صادر ہوا نہ عملا نہ خلقتا بلکہ مادتا ۔ اقول کیا مہمل عبارت ہے
کہ عمل کے معنی کرنا کسی کام کا ۔ اور خلقتا کے معنی پیدائشی ۔ اور مادتا
ایک شے موجود کے مین ۔ جبکہ روح القدس اب اور ابن سے مادتا صادر ہوا

تو سوال ہے کہ اوس مادہ پر کسنے حکم کیا اور نیز اوسکا خالق
کون تھا جس سے روح القدس صادر ہوا جسوقت کہ حکم کرنا
ثابت ہوجاویگا تو وہی حکم کرنیوالا عامل و خالق سمجھا جاویگا
مطلب یہ ہے کہ جسکا پوادہ کو انکار ہے اوسیکا اقرار کرنا لابدی ہوگا
بر تقدیر تو فرضا کسکا حکم ثابت نہوا تو سوال یہ ہوگا کہ
جبکہ مادہ موجود تھا تو روح القدس کے صادر ہونیکا کون مانع
تھا جواب ۔ ابن سے صادر ہوا پس جو کہ مانع تھا وہی عامل
عملا و خلقتا مادہ روح القدس کا ہے ۔ اور اسی نمبر مین جو یہ تحریر
ہے کہ کوئی پہلے اور پیچھے اور بڑا اور چھوٹا نہین بلکہ تینون ازلی
اور متماثل ہونے مین موافقت رکھتے ہین پس توحید تثلیث مین اور
تثلیث توحید مین پوچی جاتی ہے ۔ اقول افسوس اس
بزرگ کی فہمید و تحریر پر جس حالمین کہ اب سے ابن صادر ہوا تو
ابن پر اب کو تقدم اور ابن کو اب سے تاخر ثابت ہونی کیا کلام
باقی رہا اور کیا قول مسیح مندرجہ انجیل یوحنا ۱۴ - ۲۸ کیونکہ
میرا باپ مجھسے بڑا ہے یاد نرہا ۔ یا یہ کہ اہالیان کمیٹی نے
اوسکو غلط سمجھا تھا یا کہ الحاقی جانا ہوگا ۔ اور پھر اب اور ابن
سے روح القدس کا صادر ہونا لکھتا ہے تو روح القدس کو
بہ نسبت ابن تاخر ہے مین نہین جانتا اس بزرگ کی کس
کالج مین تعلیم پائی تھی جسکو باوجود علمیت کی یہ تمیز نہوی
کہ تقدم و موخر و خرد و بزرگ کیا چیز ہے رہا دعوی
مماثلت وہ اوس حالمین ممکن ہے کہ اہل تثلیث اول میرے
سوال کا جواب دین بعدہ دعوی مماثلت پیش کرین ۔

سوال اولا یہ تسلیم کرین کہ ابن سے اب صادر ہوا
اور اب سے روح القدس اور پھر روح القدس سے ابن
صادر ہوا اور ابن سے اب ۔ بصورت مذکورہ جسطرح

کہ اب سے ابن نہ عملاً بلکہ ولادتاً۔ اسیطرح اس سے اب کا صادر
ہونا نہ عملاً بلکہ ولادتاً تسلیم کرین علیٰ ہذا روح القدس سے نہ عملاً
نہ خلقتاً بلکہ ولادتاً اور اس کا صادر ہونا تسلیم کرین اور
جسوقت کہ اس امر کو تسلیم کرین گے اوسوقت ہماری برق اندازی
اور گولہ اندازی دیکھنا کہ انشاء اللہ تعالیٰ چوتھے آسمان
تک بھی اس تو پ کی نظر رہین کہتا ہون کہ یہ عقیدۂ تثلیث محض
اغوائے شیطانی ہے کیونکہ اس عقیدہ کو نہ عقل سلیم تسلیم کرتی
ہے اور نہ نقل سے ثابت ہی رہا یہ جملہ کہ تثلیث فی التوحید
اور توحید فی التثلیث **اقول** اثبات اسکا محال
ہے اسواسطے کہ اول تو اجتماع ضدین ہے اس لئے کہ توحید حقیقی
تثلیث حقیقی کی ضد ہے ہان اگر کوئی اہل علم یا اہل ہندسہ
یا ضی دان شکل ہی دیل کو ایک بتلاوے اور بموجب
قاعدہ لکھدے کہ دونو مساوی ہین اور جو اسکا نام ہے
وہی اسکا بھی ہے اوسوقت بعد معائنہ اوسکے جواب
مطابق تحریر کیا جاویگا اور اگر کسی سے یہ مسئلہ حل نہوا تو ثابت
ہو جائیگا کہ واہمہ شیطانی ہے دیکھو وہ شکل یہ ہے $\frac{1}{3}$ $\frac{3}{1}$
واضح ہو کہ شکل اول کا نام واجب ہے جو اس امر کا اظہار کرتی ہے
کہ عدد صحیح کے تین جز مساوی ہین انمین کا ایک جز ہے۔
اور شکل دوم کا نام غیر واجب ہے جو سہ بتاتی ہے کہ تین احاد کا
مجموعہ ہے پس اسکو اوس سے کیا نسبت کیونکہ اسکو اوس سے
نسبت $\frac{1}{3}$ کی ہے اسکو کوئی عاقل $\frac{1}{3}$ نہ کہیگا امید کرتا
ہون کہ اس قاعدہ تثلیث کو پاس ماسٹر صاحب کالج لندن
یا اسکاٹلنڈ کے حضرات پوادر روانہ فرمائین اور بذریعہ ماسٹر
صاحبان نسبت ہذا کو مساوی کرالین اور اگر مساوی نہو تو
عقیدۂ باطل سے توبہ کرین اور بموجب قول جناب مسیح صرف

توحید پر جیسا کہ تحریر کر چکا ہون عمل کرین اور یہ امر بھی واضح
ہو کہ تثلیث پرست توحید پرستون مین سے اون ہی کو
جو علم سے بے بہرہ ہین آیت قرآنی انما المسیح عیسی ابن
مریم رسول اللہ وکلمتہ القیہا الی مریم وروح
منہ پیکر دھوکا دیتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسیح کو بیٹے
خدا نہ خدا کا بیٹا کہتے ہیں کہ وہ روح خدا ہے تمہارے
قرآن سے ثابت ہے کیونکہ اوسمین روح منہ لکھا ہے لہذا
مسلمانون کا انکار بیجا ہے۔ **اقول** اے میرے پیارے
بھائی عیسائیو خدا سے ڈرو کیا تمنے نہین پڑھا ہے کہ ہر ایک
ہم مین سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیگا رومیونکا نامہ ۱۴-۱۲)
کب روح کے معنے صرف خدا ہی کے ہین اور دوسرے معنے
نہین حالانکہ روح کے معنے پیغمبر کے بھی ہین جبکہ معنے روح مطلق
خدا کے ثابت نہین تو یہ تخصیص کس قاعدۂ نحوی سے ثابت
ہے ہماری نگاہ سے جو مضامین بائبل کے گذرے تو معلوم
ہوا کہ روح کے چند معنے ہین اسیطرح قرآن پاک مین روح چند
معنے ہین بخلاف تمہارے معنے کے کیونکہ روح کو قرآن کے
کسی مقام پر خدا کے معنے مین مستعمل نہین کیا جنکی تصریح کیجاوے
انشاء اللہ تعالیٰ آیت قرآنی مین روح کے معنے جان افزا
کے ہین کے وجود مین آئی۔ اور اگر اہل تثلیث مسیح کو وجود
روح خدا سمجھے ہین تو جواب دین کہ پھر روح خدا کل مسیح میز
مجسم ہوی یا جز اگر جواب ہو کہ کل تو معاذ اللہ من
ذلک جسم خدا جو اوس روح کا قالب تھا وہ مردہ ہو گیا
اور مردہ رہیگا کیونکہ وہ روح مجسم خدا کر دانے ہاتھ بیٹھی
ہے فرمائے جسکے دانے وہ روح خدا مجسم بیٹھا ہے وہ خدا مردہ
ہے یا زندہ اگر یہ جواب ہو کہ وہ زندہ خدا ہے تو دعوی

باطل ہو اگر مردہ خدا ہی تو عیسائیان اہل تثلیث کو مبارک
ہمارا خدا وہ ہی جو حی القیوم اور لایموت ہی۔ اور
اگر جزو روح خدا ہے تو جزئیت ثابت ہوگی اور جب
جزئیت ثابت ہوگی تو قدم کی نفی لازم آویگی اور خدا کا
عادث ہونا ثابت ہوگا اور یہ منافی شان الوہیت ہی لہذا
محال ہے وہ خدا جزو لایتجزی ہے جسکا شاہد کتاب دعاے
عیسیٰ مطبوعہ شمس الپریس کلتہ مطبوعہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۵۴۲
کا یہ فقرہ ہی اگر اوسکو جسم وجزو جوش نہیں واضح ہو
یہ فقرہ اوس عقیدہ مسلمہ کا ہی جسکو دونوں صوبہ کے اسقوف
اور بڑے اسقوف اور تمام پادری اس مجلس میں جو ۱۵۶۲ء
کے بیچ لندن کے درمیان ہوے تھی متفق ہوے اور ملکہ کے حکم سے
رواج پائے۔ پس جس عالمین کہ بمجملہ ہر دو امور بالا میں ایک
بھی قابل تسلیم نہیں تو وہ مدعا جان خدا کے معنے سمجھنا اظہر
من الشمس ہی اور مدعاے آیت قرآنی جس سے معنے روح حکم
خدا کے ثابت ہوتے ہیں اوس سے انکار کرنا ایسا ہے جیسا آفتاب
پر خاک ڈالنا ہم کہتے ہیں کہ قرآن پاک روح کی معنے چند طور پر
ہیں دیکھو سورہ بقر وآتینا عیسیٰ ابن مریم البینٰت
وایدناہ بروح القدس اسجگہ معنی روح جبرئیل کے
ہیں۔ اور سورہ حجر رکوع ۳ فاذا سویتہ ونفخت
فیہ من روحی فقعوا لہ سٰجدین اسجگہ معنے روح
اوس جان کے ہیں جسکو خدا نے پیدا کیا۔ اور سورہ نحل رکوع ۲
ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء
من عبادہ اسجگہ معنے روح امر کے ہیں۔ اور سورہ مریم
رکوع ۲ فاتخذت من دونہم حجابا فارسلنا
الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا سویا اسجگہ معنے روح

خاص جبرئیل کے ہیں اور سورہ انبیاء رکوع ۵ والتی
احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا و
جعلناہا وابنہا ایۃ للعلمین اس جگہ معنے امر کے
ہیں اور سورہ سجدہ رکوع ۱ الذی احسن کل شیء
خلقہ وبدأ خلق الانسان من طین ۵
ثم جعل نسلہ من ماء مہین ثم سوّٰہ ونفخ فیہ
من روحہ وجعل لکم السمع والابصار
والافئدۃ قلیلا ما تشکرون۔ اسجگہ معنے
ربج کے حکم کے ہیں۔ اور سورہ مومن رکوع ۲ فادعوا
اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکفرون
رفیع الدرجات ذو العرش یلقی الروح من
امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم
التلاق اسجگہ معنے روح جان آفرید کے ہیں۔ اور
سورہ نبا رکوع ۲ یوم یقوم الروح والملئکۃ
صفا اسجگہ معنے روح جبرئیل کہ نام ایک فرشتہ کا ہے
اور سورہ قدر تنزل الملئکۃ والروح فیہا باذن
ربہم من کل امر سلام اسجگہ معنے روح جبرئیل ہیں۔
باقی آیندہ۔

امرتسر

امرتسر کے کمشنر کینس صاحب اب پنشن لیکر اسی شہر میں منادی کرتے
ہیں۔ پادریانہ لباس پہنے انجیل ہاتھ میں لیے لوگونکو بہکاتے پھرتے
ہیں لوگ انکی واعظانہ حکمرانہ تحریک سے مذبوب کرتے ہیں جس سے گورنمنٹ
کے اصولخواہی ہونیکا احتمال ہے واجب خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ حضور
کو کسی ایسی قسم میں بیجا دخل نہ دینی چاہیئے کمشنری دیتی کمشنری کی ہو اور
اور انکا عہدہ حاکمانہ انکی پادریانہ چال کو نہ جائز رکھے نہ دیگو آیندہ اختیار
بدست مختار ہے ہم نہیں کہتے کہ ایسے نہ کن آن کن مصلحت بین و کار آسان کن

مسئلۂ جہاد منقول از احیاء السنت

اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) سب صفت و ثنا خالق بیچون کی ذات اقدس کو لایق اور سزاوار ہی جو انتظام دنیا کو عجیب حکمت سے قایم کرتا ہے اور درود نامحدود اسکے حضرات انبیا کی ارواح مطہرہ پر ہو جنکی تعلیم کی روشنی سے تمام عالم منور ہو رہا ہی خصوصاً جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی بابت کیا ہی کہنا ہے کہ جنہوں نے انبیاے سابقین کی کمی کو احسن طریقہ سے کامل فرمایا۔

(۲) اسکے بعد ناظرین رسالہ کیخدمت مین ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب مقدس اسلام کے مخالف جہان اور کئی اعتراض لایعنی اس سچے دین پر کرتے ہین ایک یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہین کہ اسلام مین شمشیر سے دین پھیلانے اور بنی آدم کو جبر سے مسلمان کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ اپنی اس خیال کی تائید مین کلام اللہ سے چند آیات پیش کرتے ہین۔ ہم اس رسالے مین اس قسم کی آیات ترجمے سمیت لکھینگے اور مخالفین کے خیالات ظاہر کرکے انکی جواب نہایت انصاف سے دین کے اور بغیر قومی تعصب کے تہذیب کے ساتھ بتائینگے کہ ان آیات کا جو مطلب ان لوگون نے سمجھ رکھا ہی وہ قرآن سے نہین نکلتا اور نہ شارع علیہ السلام کا منشا وہ ہی جو انہون نے سمجھ رکھا ہی۔ بلکہ ہم ثابت کرکے دکھائینگے کہ قرآن کا منشا اصلاح کا قایم

کرنا اور فساد کا مٹانا ہی۔ پس مخالف ناظرین سے درخواست کیجاتی ہی کہ وہ اس رسالہ کے ملاحظہ کے وقت سابقہ بغض و عداوت سے اپنے دل کو بالکل پاک اور صاف کرلین پھر یقین کیا جاتا ہے کہ انکو یہ مختصر رسالہ ناچیز یگانہ کہ ملک یا قوم یا کنبہ کے مستند شخص کے وہ بطور اس طریق عمل سے جو اسلام مین جہاد کے نام سے موسوم ہے ہرگز حامی نہین بلکہ ہر ایک شخص کو خواہ وہ کتنا ہی رحیم کیون نہو اس عمل پر کاربند ہونا پڑتا ہی وما توفیقی الا باللہ

لفظ جہاد کے معنون کی تحقیق اور اسکی اقسام

(۲۱) یہ لفظ جہد بالفتح یا جہد بالضم سے مشتق ہی جو طاقت یا وسعت کے معنے رکھتا ہے۔ چنانچہ قاموس کے صفحہ ۲۷۳ مین لکھا ہی الجہد الطاقت و بالضم المشقت۔ اور قرآن شریف مین اس لفظ کا استعمال تین معنون مین آیا ہی۔ (۱) بیان و تبلیغ قرآن۔ جیسے کہ انیسوین سیپارے مین سورۃ الفرقان کے پانچوین رکوع مین ہے۔ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا ترجمہ اور جہاد کر ان سے ساتھ اس کے جہاد بڑا۔

(۲) جابرانہ حکم یا جبراً قتل۔ جیسے بیسوین سیپارے مین سورۃ العنکبوت کی پہلے رکوع مین ہے۔ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ترجمہ اور اگر جہاد کرین تجھ سے دونو اسواسطے کہ تو شریک لاوے ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہین واسطے تیرے ساتھ اسکے علم

(۳) عبادت و نفس کشی در راہ خدا۔ جیسے انیسوین سیپارے مین سورۃ العنکبوت کی آخری آیت مین ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

ترجمہ اور جن لوگون نے ہماری راہ مین محنت کی البتہ ہم انکو اپنے راستے دکھائینگے۔

پس ان آیات سے ثابت ہے کہ پادری ہیوز صاحب کا یہ دعویٰ کہ لفظ جہاد قرآن شریف مین جہان جہان استعمال مین آیا ہے وہان کافرون پر حملہ کرنا مراد ہے غلط ثابت ہوا اگر اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ لفظ جہاد کا اطلاق اس محنت اور مشقت پر بھی آیا ہے جو دشمنون کے مقابلہ مین پیش آتی ہے اور قرآن شریف کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جہاد تین اقسام پر منقسم ہے (۱) دفعیہ (۲) انتقامیہ (۳) انتظامیہ پس اب ہم پہلے تو ان تین اقسام جہاد کا تفصیلوار بیان کرینگے پھر ان آیات کو جو معرض بحث مین لائینگے جن پر محمد کے مخالف معترض ہین۔

قسم اول۔ جہاد دفعیہ

(۱) جہاد دفعیہ سے ہماری مراد وہ جہاد ہے جو دشمنون کی حملہ آوری سے اپنے تئین بچانے کے لئے کیا جائے۔ جیسے کہ دوسرے سپارے مین سورۃ البقر کے ۲۴ رکوع مین ہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ترجمہ اور لڑو خدا کی راہ مین اون لوگون سے کہ لڑتے ہین تم سے اور زیادتی مت کرو تحقیق اللہ زیادتی کرنے والون کو دوست نہین رکھتا۔ اس آیت کے پہلے جملہ مین تو قابل حصول ہے کہ لڑائی محض خدا کے واسطے ہو نفسانی خواہش کے لئے (۲) یہ کہ ان لوگون سے لڑنے کا حکم ہے جن سے تعلیم الٰہی کو خطرہ ہے اور اس حصہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ زیادتی

کرتے ہین یعنی لڑائی مین ابتدا کرتے ہین یا معین حد سے تجاوز کرتے ہین انسے اللہ تعالیٰ خوش نہین۔ اور یہ لڑائی فقط اپنے بچاؤ اور امن قائم رکھنے کیلئے (جو قرآن کا اصل مدعا ہے) کیجاتی ہے۔ دوسرے مقام پر یعنی سترہوین سپارے مین سورۃ الحج کے پانچوین رکوع کی آخری آیت مین ہے ان اللہ یدافع عن الذین امنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور ترجمہ تحقیق اللہ ان لوگون سے جو ایمان لائے ضرور دفع کرتا ہے تحقیق اللہ ہر خیانت کرنیوالے ناشکرے کو دوست نہین رکھتا۔ اس آیت کے پہلے جملہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لڑائی محض دفع ضرر کیلئے ہے اور دوسرے جملہ سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑائی مین پیش دستی کرنے والون کو خدا دوست نہین رکھتا اور بطریق زجر و توبیخ انکو خیانت کرنیوالے ناشکرے خطاب فرماتا ہے۔

پس ناظرین انصاف سے خیال فرماوین کہ قرآن شریف کو جنگ و جدال سے کسقدر نفرت ہے اور امن خلایق کا کس درجہ خواہان ہے اور جہاد و ایمان بالجبر کا خیال تک بھی اس مین نہین ہے بلکہ جیسا کہ ہم آگے لکھینگے قرآن اسکی ممانعت کرتا ہے

قسم دوم جہاد انتقامیہ۔

(۵) انتقامیہ جہاد سے ہماری مراد وہ جہاد ہے جو دشمنون سے مبادلہ مین کیا جائے اور اون کی زیادتیون کا انسے انتقام لیا جائے اس باب مین بھی کئی آیات ہین۔ چنانچہ پانچوین سپارے مین سورہ نساء کے دوسرے رکوع مین ہے۔ وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من

هذه القریة الظالم اهلها واجعل لنا من لدنك ولیا واجعل لنا من لدنك نصیرا

ترجمہ اور کیا ہے تمکو کہ نہ لڑو تم خدا کی راہ مین اور مظلوم ناتوان مرد اور عورتین اور بچے کہہ رہے ہین کہ اے ہمارے پروردگار ہمین اس بستی سے نکال کہ جسکے رہنے والے ظالم ہین اور ہمارے واسطے اپنے پاس سے ایک دوست اور اپنی طرف سے ایک مددگار بھیج۔ اس آیت کی شروع مین جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب و تحریص دلائی گئی ہے نہ کسی نفسانی خواہش کے پورا کرنے کی غرض سے باقی سارے جملہ مین جن مصیبت زدون مظلومون کی دستگیری اور مدد کیواسطے حکم دیا گیا ہے ایسا جہاد کوئی آدمی بھی جسمین انصاف ہو خلاف امن تصور نہین کرتا۔ دوسری جگہ پر ستر سورتون سیپارے مین سورۃ الحج کے چھٹے رکوع کی پہلی ہی آیت مین ہے۔ اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا و ان الله علی نصرهم لقدیر ترجمہ اذن دیگیا ہے واسطے اُن لوگون کے کہ لڑائی کئے جاتے ہین بسبب اسکے کہ وہ ظلم کئے گئے ہین اور تحقیق اللہ انکی مدد پر اللہ قادر ہے۔ یہ آیت بھی مذکورہ بالا مضمون کی موید ہے۔ پھر ایک اور جگہ یعنے دوسرے سیپارے مین سورۃ البقر کے ۲۴ رکوع مین ارشاد ہے واقتلوهم حیث ثقفتموهم واخرجوهم من حیث اخرجوکم والفتنة اشد من القتل ترجمہ اور مارڈالو انکو جہان پاؤ انکو اور نکال دو انکو جہان سے نکالدیا انہون نے تمکو اور فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔ اس آیت سے بھی صاف واضح ہے کہ یہ جہاد انتظامیہ ہے جو باعث امن ہے۔

اب اہل دانش کے انصاف کا مقام ہے کہ کیا مذکورہ بالا حالت مین جہاد ناجائز تصور کیا جا سکتا ہے اور کیا اوس سے جہاد بالسیف بالجبر کے معنے نکل سکتے ہین ہرگز نہین۔ بلکہ اسکا تو خیال بھی ایک نزدیک آنے نہین دیتا۔ وہ تو باغیانہ اور علت لڑائیون کی تجویز اور ہی بیان کرتا ہے جس پر کوئی دانشمند اعتراض نہین کر سکتا۔

قسم سوم۔ جہاد انتظامیہ

(۶) جہاد انتظامیہ سے ہماری مراد وہ لڑائی ہے جو سلطنت کے انتظام اور بندوبست کیلئے کیجاے اور اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ جب سلطنت امن و امان پر ہو اور تمام مذہب والے (خواہ مسلمان ہون خواہ انکے سوا اور) آزادانہ طور سے اپنے مذہبی فرایض ادا کرتے ہون تو اس حالت مین دست اندازی اور لڑائی کرنے کا قرآن مخالف ہے کیونکہ وہ ان سب کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر قبول کرتا ہے چنانچہ ستر ہوین سیپارے مین سورۃ الحج کے چھٹے رکوع مین آیا ہے۔ ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبیع و صلوات ومساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا ترجمہ اور اگر نہوتا دور کرنا اللہ کا لوگون کو انکی بعض کا بعض سے البتہ ڈھائے جاتے دریشون کی خلوتخانے (ان سے رومن کیتھلک اور یہود کے عبادتخانے مراد ہین) اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدین جن مین اسکا بہت نام لیا جاتا ہے۔ اس آیہ کریمہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اس لڑائی مین علت مذکورہ معبدون کی حفاظت ہے کیا اس آیت کو دیکھکر ہمارے مخالفین قرآن شریف کی اس عنایت تعلیم کے قائل ہونگے اور کیا اب بھی ہر

تعلیم کے منشا کو ذہن میں رکھکر جہاد کے بیان کا خیال نہ چھوڑیں گے کیا کبھی جبری تعلیم بھی دوسرے مذاہب کے معبدوں کی حفاظت کی ذمہ داری تسلیم کر سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ آیات مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ مشار قرآنی وہ نہیں جو ہمارے مخالفین بیان کرتے ہیں۔ پھر دوسرے مقام پر دوسرے سپارے کے اخیر میں سورۃ البقر کے ۲۳ رکوع میں اسی آیت کے مضمون کے متعلق یوں آیا ہے ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لفسدت الارض ترجمہ۔ اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگوں کو انکی بعض کا بعض سے البتہ بگڑ جاتی زمین۔ اس آیت سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ جہاد لڑائی فساد کے دور کرنے اور عامہ خلائق کی امن قایم کرنیکو ہوتی ہے ناظرین اس حقیقت کو فکر اور غور سے ملاحظہ میں لاکر اصل مقصود کو حاصل کریں۔ باقی آیندہ

اشتہار تفسیر حقانی

اردو سلیس میں بھی تفسیر تحریر کیگئی ہے اس تفسیر کی چھ جلدیں اور ایک مقدمہ بھی ایک ضخیم کتاب ہے جسمیں خدا کی ذات وصفات اور نبوت و ملائکہ اور الہام اور دوزخ و جنت کی حقیقت سے بحث ہے اور بادریوں اور غیر یوں اور دہریوں اور برہمو اور آریہ وغیرہم مخالفین کے شبہات کے جوابات ہیں پھر علامات قرآن کی تشریح اور عربی کی حالت سابقہ اور مصطلحات قرآن کا بیان ہے اور ساتوں قرأت اور دیگر امور متعلقہ بامور تفسیر کا بیان ہے پھر مقدمہ جسمیں بڑی تفصیل سے بارہ جزو میں ہے اسکی قیمت مع محصول عام مبلغ اول جلد کہ جسکو باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہے وہ بھی چھپ چکا اس میں ایک پارہ الم کی تفسیر ہے اسی تقطیع کلاں پر تخمیناً تین سو صفحے میں ہر صفحہ پر آیات لکھی ہیں اگے ترجمہ ماحاورہ پھر خط کھینچکر اسکی ترکیب نحوی پھر جلی قلم سے لفظ تفسیر لکھکر اسکے معنے لکھے ہیں اسکے بعد مفسرین کے اقوال امین سے قوی اور محکم کا بیان ہے اور ہر آیت کا پہلی آیت سے ربط اور شان نزول اور روایات صحیحہ اور علم معانی و بلاغت کے متعلق ابحاث اور دیگر امور جو دیکھنے سے علاقہ رکھتے ہیں اس جلد کی قیمت مع محصول لاہور میں تیسری جلد زیر طبع ہے اور حامیان اسلام ان سب جلدوں کی قیمت پندرہ روپیہ پیشگی وعدہ کرتے ہیں یا یونہی بطور مدد کتاب کے کچھ عنایت فرماتے ہیں انکے اسمائے گرامی مشتہر کیجاتے ہیں۔ پس جو صاحب ہمدردی اسلام سے پیشگی قیمت عطا فرمائیں تو خاص مشتہر کے پاس سے راست بھیجدیں ہر جلد بھی قیمت بھیجنے سے ملسکتی ہے چونکہ اسکی تمام جلدوں کا چھاپنا بغیر امداد اہل اسلام ناممکن ہے پس دردمندان اسلام سے ہر طرح کی مدد سے کوتاہی نہ کریں۔ العبد محمد عبد الحق دہلی

اشتہار غنچہ مراد

(۱) اس رسالہ میں انسان کی ابتدا سے آخر تک کی ترقی و تنزل اور اسکے اسباب و سوانح شادی بیاہ کے بحث اور مشورہ کی تحریص اور نیک بندگی کا طور نہایت خوبی سے مذکور ہے قیمت ۲ (۲) سلالۃ الصفا و سلالۃ النجوان دونو رسالوں کے نام ہیں اپنی ماہیت پر بیان کئے دیتے ہیں قیمت ایک ایک آنہ

(۴) ایک رسالہ ہے جسمیں ۴ حصے ہیں حصہ اول تلقین التشریف لعلم التصریف حصہ دوم ارشاد الطلاب الی علم الاعراب حصہ سوم ارشاد الطلب الی علم الادب رسالہ سلیس زبان اردو میں نہایت عمدگی سے قواعد صرف و نحو و سلیقہ زبان دانی علم عربی کا جامع ہے طلبہ جنہوں نے علم کو برسوں میں حاصل کرتے تھے انشاء اللہ تعالیٰ اسکے پڑھنے سے تھوڑے ہی

در مطبع بحر الاسلام بنگلور باہتمام محمد شریف طبع شد